رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان	تبصرہ	مضمون سوال، وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی
		کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوال کے بارے میں کیا سری نماز میں کبھی سر اقرأت کرنے میں باقاعدہ ہونٹ ہلانا اور خارج سے حروف کو استعمال کر تلفظ کرنا ضروری ہے؟ اور کیا اس کے بغیر نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور سر اً قرأت کرنے کی حد کیا ہے بینوا توجروا		۳۳ ۱۱ ۷۲ ۹۲
		المستفتی عبدالحق عفی عنہ		
		۸۶		

Scanned by CamScanner

۷۸۶

الجواب حامداً و مصلیاً

سری نماز میں سراً قرأت کرتے وقت کم از کم حروف کو انکے مخارج سے ادا کرنا ضروری ہے جن میں بعض حروف کی ادائیگی ہونٹوں سے ہوتی ہے جن میں ہونٹ ہلنے ناگزیر ہیں۔ لیکن اسکے بغیر محض دل دل میں قرأت کو سوچنا اور خیال کرنا قرأت نہیں اور ایسا کرنے سے نماز نہ ہوگی۔

سراً قرأت کی حد میں دو قول ہیں ایک حضرت امام ہندوانیؒ کا دوسرے امام کرخیؒ کا حضرت امام ہندوانیؒ کے نزدیک اتنی ہلکی آواز سے قرأت کیجائے کہ خود قرأت کرنے والے کو اور اس کے قریب کے ایک دو آدمیوں کو قرأت کی آواز سنائی دے اور حضرت امام کرخیؒ کے نزدیک حروف اپنے مخارج سے ادا ہو جائیں تو قرأت صحیح ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ حروف کی تصحیح اور مخارج سے انکی ادائیگی اس پر موقوف ہے کہ زبان اور ہونٹوں کو حرکت دی جائے۔ گو آواز باہر نہ آئے۔ بہر حال ذکر کردہ دونوں قول صحیح ہیں اور دونوں صورتوں میں قرأت ادا ہو جاتی ہے اور نماز صحیح ہو جاتی ہے البتہ حضرت امام ہندوانیؒ کے قول کو اکثر فقہاء کرام نے راجح قرار دیا ہے اس لئے اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے چنانچہ علامہ شامیؒ نے رد المحتار میں اور منحۃ الخالق علی البحر الرائق میں اس سلسلہ میں مفصل بحث کے بعد جو خلاصہ بیان فرمایا ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے عربی عبارت ملاحظہ ہو۔

فی المبسوط للامام السرخسیؒ ص ۱۷ ج ۱ و
حد القراءۃ فی هاتین الصلوتین أن یصحح
الحروف بلسانہ علی وجہ یسمع من نفسہ
او یسمع منہ من قرب أذنہ من فیہ
فأما دون ذلک فیکون تفکرا و بمنزلۃ
لا قرأۃ۔

فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام وقت متعلق	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

وفی الشامیۃ ص۵۳۵ ج۱: فقد ظہر بھذا ان أدنی المخافتۃ إسماع نفسہ أو من لقن منہ من رجل او رجلین مثلاً مع أہلہا (ت) أی أشدہا إخفاءً لتصحیح الحروف کما ہو مذہب الکرخی، ولا تعتبر ہنا فی الأصح ..... واغتنم تحریر ہذا المقام فقد اضطرب فیہ کثیر من الأفہام.

وفی منحۃ الخالق علی البحر الرائق ص۳۳۷ ج۱: (قولہ: ان فی المسئلۃ ثلاثۃ اقوال) أقول: لم یصرح فی النہایۃ والمعراج والہدایۃ ولکن قد یقال یتعین ما قالہ الکمال لأنہ قد یحصل مانع من إسماع نفسہ فیلزم أن لا یکون مخافتا الا بفتح صوتہ جدا وہو بعید علی أنہ قد یکون أصم فیقال علیہ ما حقیقۃ المخافتۃ فی حقہ ویدل علی ہذا أنہ اشترط فی الجہر إسماع غیرہ وکیف یسوغ القول بانہ علی ظاہرہ حتی لو کان امامًا وکان ثم مانع من سماع صوتہ أو کان من اقتدی بہ أصم ہل یقال إنہ ترک الجہر الواجب وصلوتہ ناقصۃ والذی یغلب علی الظن أنہ لا یقول بہ أحد ثم رأیت العلامۃ خیر الدین الرملی بحث فی فتاواہ بنحو ما قلتہ ولللہ تعالی الحمد وذلک حیث قال بعد نقلہ کلام البحر ہذا ودعوی خلاف الظاہر لما قالہ الکمال بعید اذ أغلب الشراح لم ینقلوا فی المسئلۃ قولا ثالثا بل اقتصروا علی ذکر قول الکرخی والہندوانی مع ظہور وجہ ما قالہ الکمال وکونہ وسطا اذ یبعد اشتراط حقیقۃ السماع مع العلم بانہ یختلف باختلاف آلۃ وربما تخلف مع حقیقۃ الجہر ولا بد من

①

إرادته تقليدا للاقوال بل إن ادعى
وجوب المصير اليه فهو متجه بدليل
ان من به صمم لو يسمع نفسه الا
باستعمال ما هو جهر في حق غيره
وقد لا يتهيأ معه له ذلك مع
ما فيه من الحرج وعدم الحرج
فانه مع التعويل على قول الهندواني
وعدم اعتبار ما سواه من الاقوال
لو أخذ فيه هذا الشرط لزم عدم
صحة أكثر الصلوات من كل خاص
وعام فتبين صحة ما استظهره الكمال
ابن الهمام والمحل محتمل لزيادة
البحث ولكن الاقتصار على ما
ذكرنا أولى لأن الاسماع تضرب بما
فيه اطالة وان تعلق بمبحث السماع
والحاصل أن يقال في المسئلة قولان قول
للكرخي وقول للهندواني والاعتماد على
قول الهندواني والله تعالى اعلم اهـ.

واللہ اعلم بالصواب ۱۲
سید محمد ترشاہ چارسدہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۱۴ / ۳ / ۱۴۱۶ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان غفی عنہ ۱۴
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۱۵ / ۳ / ۱۴۱۶ھ

الجواب صحیح
محمد عبد الله بخشی عفی عنہ ۱۴
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۱۶ - ۳ - ۱۴۱۶ھ

الجواب صحیح
شبیر احمد عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۱۵ - ۳ - ۱۴۱۶ھ

الجواب صحیح
شبیر احمد عفی عنہ
۱۷ / ۳ / ۱۴۱۶ھ

Scanned by CamScanner

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

تاریخ نقل فتاوی	نام و پتہ مستفتی	نمبر شمار
۲۷۴ / ۱۵۹ / ۳ / ۲۰۰۶		۱۲۵

مضمون سوال وجواب

عنوان	تبویب
	(۱)

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سری نمازوں میں قرأت کم از کم اور زیادہ سے زیادہ کیا حد ہے اور جہری نمازوں جہر کی کم از کم کیا حد ہے؟

المستفتی
قاری فتح محمد خطیب شفقت مسجد ڈیفنس

الجواب حامداً ومصلیاً

نماز کے سر کی کم سے کم اور زیادہ سے مقدار اور جہر کی کم سے کم مقدار میں علماء کے کئی اقوال ہیں اور پھر ان کی ترجیح میں بھی مختلف کتب میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں وہ اقوال یہ ہیں

(۱) علامہ ھندوانیؒ فرماتے ہیں کہ کم از کم سر یہ ہے کہ آواز پڑھنے والے کے کان تک پہنچ جائے علامہ فضلیؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۲) بشر المریسی فرماتے ہیں کہ سر کی مقدار یہ ہے کہ آواز منہ سے نکلے اگرچہ کانوں تک نہ پہنچے لیکن فی الجملہ اسے سننا ممکن ہو کہ اگر کوئی آدمی پڑھنے والے کے منہ سے کان لگائے تو آواز سن سکے اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۳) امام کرخیؒ فرماتے ہیں کہ سماع ضروری نہیں بلکہ بطلق تصحیح حروف بھی سر کی ادنی مقدار کیلئے کافی ہے۔

لیکن اکثر ائمہ مثلاً شیخ الاسلامؒ قاضیخانؒ صاحب محیط اور حلوانی وغیرہ نے ھندوانیؒ کے قول کو اختیار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ادنی مقدار سر کی یہ ہے کہ اتنی آواز نکلے جو کانوں تک پہنچ سکے۔

لیکن علامہ شامیؒ نے فرمایا کہ چونکہ ھندوانیؒ اور کرخیؒ دونوں کے اقوال کی تصحیح کی گئی ہے لھذا کسی کا ترک درست نہیں اسلیئے انھوں نے دونوں اقوال میں تطبیق کی ہے اور وہ اس طرح پر کہ انھوں نے فرمایا۔

سر کا اعلی درجہ یہ ہے کہ آدمی خود سن لے یا اس کے قریب کے ایک دو آدمی سن لیں اور اس سے زیادہ جہر ہوگا اور سر کا ادنی درجہ یہ ہے کہ تصحیح حروف ہو جائے۔ جیسے کہ امام کرخی کا مذہب ہے اور اس سے کم مقدار کے سر کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں۔ اور جہر کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ دوسرا آدمی سن لے جو کہ قریب نہ ہو مثلاً صف اول کے آدمی سن لیں اور جہر کی اعلی مقدار کی کوئی حد نہیں۔

واللہ

نمازمیں قرأت کے سر کی کم اور زیادہ مقدار اور جہر کی کم مقدار میں علماء کے اقوال

Scanned by CamScanner

فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

وفی الشامیۃ (۱/ ۵۳۴)

(قولہ وأدنی الجہر اسماع غیرہ) اعلم انہم اختلفوا فی حدود وجود القرأۃ علی ثلاثۃ اقوال۔

۱۔ فشرط الھندوانیؒ والفضلیؒ لوجودھا خروج صوت یصل الی اذنہ وبہ قال الشافعیؒ۔

۲۔ وشرط بشر المریسیؒ واحمدؒ خروج الصوت من الفم وان لم یصل الی أذنہ لکن بشرط کونہ مسموعا فی الجملۃ فی لوادنی احد صماخہ الی فیہ سمع۔

۳۔ ولم یشترط الکرخیؒ وابوبکر البلخیؒ السماع واکتفیا بتصحیح الحروف واختار شیخ الاسلام وقاضیخان وصاحب المحیط والحلوانی قول الھندوانیؒ وکذا فی معراج الدرایۃ ونقل فی المجتبیٰ عن الھندوانی انہ لا تجزیہ مالم تسمع اذناہ ومن بقربہ وھذا لا یخالف ما مر عن الھندوانی لأن ما کان مسموعا لہ یکون مسموعا لمن فی قربہ کما فی الحلیۃ والبحر ثم انہ اختار فی الفتح ان قول الھندوانی وبشر المریسی متحدان بناء علی ان الظاہر سماعہ بعد وجود الصوت اذا لم یکن مانع: وذکر فی البحر تبعاً للحلیۃ انہ خلاف الظاہر بل الاقوال ثلاثۃ وایدالعلامۃ خیر الدین الرملیؒ فی فتاواہ کلام الفتح۔ مما لا مزید علیہ فارجع الیہ وذکر ان کلا من قول الھندوانی والکرخی صحیحان وأن ما قالہ الھندوانیؒ اصح وارجح لاعتماد اکثر علمائنا علیہ۔

وبما قررناہ ظہر لک ان ما ذکرہ ھنا فی تعریف الجہر والمخافتۃ ومثلہ فی سہو المنیۃ وغیرہ مبنی علی قول الھندوانی لأن أدنی الحد الذی توجد فیہ القرأۃ عندہ خروج صوت یصل الی أذنہ ولو حکما کما لو کان ھناک مانع من صمم أو جبلۃ اصوات أو نحو ذالک وھذا معنی قولہ ادنی المخافتۃ اسماع نفسہ وقولہ من بقربہ تصریح باللازم عادۃ کما مر وفی القھستانی وغیرہ أو من بقربہ بأو وھو أوضح ویبتنی علی ذالک ان ادنی الجہر اسماع غیرہ أی من لم یکن بقربہ بقرینۃ المقابلۃ ولذا قال فی الخلاصۃ والخانیۃ عن الجامع الصغیر: ان الامام اذا قرأ فی صلاۃ المخافتۃ بحیث سمع رجل أو رجلان لا یکون جھرا والجہر ان یسمع الکل آہ ای کل الصف الاول لا کل المصلین بدلیل ما فی القھستانی عن المسعودیۃ ان جھر الامام اسماع الصف الاول آہ

وبہ علم انہ لا اشکال فی کلام الخلاصۃ وانہ لا ینافی کلام الھندوانی بل ھو مفرع علیہ بدلیل انہ فی المعراج نقلہ عن الفضلی وقد علمت ان الفضلی قائل بقول الھندوانی فقد ظہر بھذا ان ادنی المخافتۃ اسماع

صفحہ نمبر 25

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی

نام و پتہ مستفتی

مضمون سوال و جواب

تبویب

لفه أو من بقربه من رجل أو رجلين مثلاً واعلاها (ت) اى اشدها اخفاء) تصحيح الحروف كما هو مذهب الكرخي ولا تعتبر هنا في الاصح وأدنى اظهرا سماع غيره ممن ليس بقربه كاهل الصف الاول و اعلاه لا حد له فافهم واغتنم تحرير هذا المقام فقد اضطرب فيه كثير من الأفهام ——— والله اعلم بالصواب

الجواب صحیح
احقر عبد النبی

دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۱۴۱۵/۲/۱۶

کتبه
سہیل احمد غزلہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۱۴۱۵/۲/۱۶ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۴۱۵-۲-۱۷ھ

Scanned by CamScanner